## ×

# 89979 \_ اپنی مطلقہ عورت کے ساتھ ایك ہی گهر میں رہنا

#### سوال

کیا آدمی کے لیے اپنی مطلقہ عورت کے ساتھ ایك ہی گھر میں رہنا ممكن ہے تا کہ اولاد کی حفاظت اور دیکھ بھال ہو سكے ؟

### يسنديده جواب

#### الحمد للم.

جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے چاہیے وہ تیسری طلاق ہو یا پہلی یا دوسری اور اس کی عدت گزر جائے تو وہ عورت اس شخص کے لیے اجنبی بن جاتی ہے، اس کے ساتھ خلوت کرنا اور اسے چھونا اور اسے دیکھنا حلال نہیں ہوگا۔

ایك ہی گهر میں رہتے ہوئے بلاشك و شبہ ان شرعی امور كا التزام كرنا بہت مشكل ہے، كہ خلوت نہ ہو اور وہ پردے كا التزام كرے جس طرح باقی سب غیر محرم عورتیں كرتی ہیں لیكن اگر گهر اتنا كهلا اور وسیع ہو اور عورت كے لیے ایك حصہ خاص كرنا ممكن ہو كہ اس كا راستہ بهی علیحدہ ہو اور وہاں مرد كا كوئی دخل نہ ہو تو پهر ہو سكتا ہے، لیكن اگر وہ ایك ہی گهر میں ہوں اور اس میں داخل اور خارج ہونے كا راستہ بهی ایك ہی ہو تو اس حالت میں مندرجہ بالا امور كا التزام كرنا بہت مشكل ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تین طلاق شدہ عورت آدمی کیے لیے بالکل اجنبی ہیے جس طرح باقی سب عورتیں اجنبی ہیں، اس لیے کسی بھی اجنبی عورت کی طرح نہ تو آدمی اس سے خلوت کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کو دیکھ سکتا ہے جو کسی بھی اجنبی عورت سے دیکھنا جائز نہیں " انتہی

ديكهير: الفتاوى الكبرى ( 3 / 349 ).

مستقل فتوی کمیٹی کیے علماء کرم سیے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میرے والد صاحب بیمار ہو کر ہاسپٹل داخل ہوگئے اور جب ہاسپٹل سے فارغ ہوئے تو انہیں ایك اور بیماری نے آ لیا جس سے پنڈلی ضائع ہوگئی، اللہ کی قضاء و قدر پر الحمد للہ پھر وہ فالج کا شکار ہوگئے اور بیٹھنے سے عاجز

×

ہوگئے، اب میں میرے پاس گھر میں ہیں....

اور میری والدہ کو طلب کیا جو کہ ابھی ان کیے نکاح میں ہی تھی اور اسیے کہنیے لگیے: تجھیے طلاق، اور اس سیے معافی مانگی اور کہنیے لگیے میں نیے بھی تجھیے معاف کیا، والدہ اب تك اسی گھر میں ہیے اور والد کی دیکھ بھال کرتی ہیے؛ کیونکہ وہ بیت الخلاء جانیے سیے قاصر ہیں، اور کھانا بھی والدہ ہی کھلاتی ہیں کیونکہ ہم ملازمت کرتیے ہیں، اس کیے بارہ میں کیا حکم ہیے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو یہ طلاق تیسری ہے تو آپ کی والدہ کے لیے اس کے ساتھ رہنا اور اس سے پردہ نہ کرنا اور اس کے ساتھ رہنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ اس کے لیے اجنبی ہے، لیکن اگر یہ مذکورہ طلاق پہلی یا دوسری طلاق ہو تو یہ رجعی طلاق کہلاتی ہے اور عدت کے اندر اندر خاوند کو بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور اسے وہی کچھ حاصل ہوگا جو بیویوں کو ہوتا ہے لہذا وہ آپ کے والد کی خدمت کر سکتی ہے، اور اس کے ساتھ رہی سکتی ہے۔

اور جب عدت ختم ہو جائیے اور خاوند اسے الفاظ کیے ساتھ یا پھر وطئ و جماع کر کیے رجوع نہ کرمے تو وہ اس کیے لیے اجنبی بن جائیگی، اور عدت کیے بعد اس کیے لیے اس کیے ساتھ خلوت کرنا اور رہنا جائز نہیں، الا یہ کہ نیا نکاح ہو سکتا ہیے " انتہی

ديكهين: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 20 / 226 ).

والله اعلم.